بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۱۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم: بدھ

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۹/۲۴ | ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۹۰ھ - ۱۹ ظہور ۱۳۴۹ہش - ۱۹ اگست ۱۹۷۰ء | نمبر ۱۹۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ خدا پر ایمان ہی تھا جس نے صحابہ کرامؓ سے عظیم الشان کام کرائے

انہوں نے اپنی عملی حالت سے دکھا دیا کہ انہوں نے خدا کو اپنی آنکھ سے دیکھ لیا ہے

"مَیں پھر صحابہؓ کی حالت کو نظیر کے طور پر پیش کر کے کہتا ہوں کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا کر اپنی عملی حالت میں دکھایا کہ وہ خدا جو غیب الغیب ہستی ہے اور جو باطل پرست مخلوق کی نظروں سے پوشیدہ اور نہاں ہے انہوں نے اپنی آنکھ سے ہاں آنکھ سے دیکھ لیا ہے۔ ورنہ بتاؤ تو سہی کہ وہ کیا بات تھی جس نے ان کو ذرا بھی پرواہ نہیں ہونے دی کہ قوم چھوڑی، ملک چھوڑا، جائدادیں چھوڑیں، احباب اور رشتہ داروں سے قطع تعلق کیا وہ صرف خدا ہی پر بھروسہ تھا۔ اور ایک خدا پر بھروسہ کر کے انہوں نے وہ کر کے دکھایا کہ اگر تاریخ کی ورق گردانی کریں تو انسان حیرت اور تعجب سے بھر جاتا ہے۔ ایمان تھا اور صرف ایمان تھا اور کچھ نہ تھا۔۔۔ صحابہؓ نے ایمانی قوت سے سب کو جیت لیا۔ انہوں نے جب ایک شخص کی آواز سُنی جس نے باوصفیکہ امّی ہونے کی حالت میں پرورش پائی تھی مگر اپنے صدق اور امانت اور راست بازی میں شہرت یافتہ تھا۔ جب اس نے کہا کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں یہ سُنتے ہی ساتھ ہو گئے اور پھر دیوانوں کی طرح اس کے پیچھے چلے۔ مَیں پھر کہتا ہوں کہ وہ صرف ایک ہی بات تھی جس نے ان کی یہ حالت بنا دی اور وہ ایمان تھا۔ یاد رکھو خدا پر ایمان بڑی چیز ہے۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد دوم صفحہ ۱۵۴)

اخبارِ احمدیہ

• ربوہ ۱۸ ظہور۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ایبٹ آباد سے موصولہ آخری اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

• حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی جو ان دنوں ایبٹ آباد میں مقیم ہیں کی طبیعت اکثر ناساز رہتی ہے۔ بار بار ضعف کے دورے ہوتے رہتے ہیں۔ احباب التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔

• انڈونیشیا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ مکرم مولوی محمد صادق صاحب سماٹری انچارج مبلغ انڈونیشیا چند روز سے پیٹ کی تکلیف سے بیمار ہیں۔ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق انہیں ہسپتال میں داخل کرایا گیا ہے جہاں اب پہلے سے افاقہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ عطا فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق بخشے۔

(نائب وکیل التبشیر)

• مکرم مولانا احمد خاں صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی تقریباً پانچ ہفتوں سے بیمار ہیں آجکل کمزوری زیادہ ہے جس کے ساتھ معدہ بھی خراب ہے جو کوئی غذا قبول نہیں کرتا۔

لاہور سے یورین کلچر (Urine Culture) کروایا ہے جس سے معلوم ہوا ہے کہ پیشاب میں انفیکشن (Infection) ہے جس کے لئے دوا تجویز کی گئی ہے اس کے مطابق علاج جاری ہے۔ احباب کی خدمت میں درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جلد صحتِ کاملہ عطا فرمائے۔

(نسیم مہدی ابن مولانا احمد خاں صاحب نسیم ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی)

دعاؤں کی ضرورت

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ "مَیں سمجھتا ہوں کہ جماعت کو دعاؤں کے ساتھ اور تدبیر کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے یہ توفیق مانگنی چاہیئے کہ ہم کم از کم تیس ہیلتھ سنٹرز اس سال کے اندر کھول دیں۔ یہ کام بڑا ہی ضروری ہے۔"

(الفضل ۲ جولائی ۱۹۷۰ء)

(سیکرٹری مجلس نصرت جہاں)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ ظہور ۱۳۴۹ ہش

لَآ اِکْرَاہَ فِی الدِّیْنِ

(۲)

خود قرآن کریم چپہ چپہ پر جبر کی مذمت کرتا ہے اور دشمنانِ اسلام کے جبریہ طریقِ کار کو ناپسند ہی نہیں کرتا بلکہ اس کو عظیم فتنہ قرار دیتا ہے اسلام تو اتنا بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ ایامِ جنگ میں ہی دشمن قوم کے کسی فرد کو مقید کرلے بلکہ تلقین کرتا ہے کہ اگر ایسا شخص ہاتھ آجائے تو اس کو صرف اسلام کا پیغام دے کر اس کے امن کی جگہ پہنچا دو۔

خود صلح حدیبیہ کا واقعہ ہی اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہے کہ اسلام میں جبر کی کوئی گنجائش نہیں۔ صلح حدیبیہ میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر کوئی مسلمان مکہ چلا جائے تو قریش اس کو واپس نہیں کریں گے لیکن اگر کوئی مکہ کا رہنے والا مدینہ میں پناہ گیر ہو تو اس کو واپس کر دیا جائے گا۔ ظاہر ہے کہ مدینہ چھوڑ مکہ کو وہی جائے گا جو مرتد ہو اور مکہ چھوڑ کر مدینہ میں وہی آئے گا جو مسلمان ہو گیا ہو۔

یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ صلح حدیبیہ کسی دباؤ میں آکر کی گئی تھی۔ اس وقت تقریباً پندرہ سو جاں نثار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور مکہ والوں نے خود آکر صلح کی درخواست کی تھی۔ کیونکہ وہ مسلمانوں کے خنجر کو آزما چکے ہوئے تھے۔ اگر آپ مکہ پر حملہ کر دیتے تو یقیناً آپ کو فتح حاصل ہوتی مگر آپ نے ذرا سے سہارے پر صلح کو پسند کیا اور اللہ تعالیٰ نے ایسی صلح کو ہی جس کو بعض مسلمانوں نے بھی بظاہر اپنی شکست قرار دیا تھا "فتح مبین" فرمایا ہے۔ جب ایسی "شکست نما" صلح فتح مبین سمجھی جائے وہاں اسلام کو دوسروں پر بالجبر ٹھونسنا یا جو اسلام سے پھر جائیں ان کو قتل کی سزا دینا کس طرح قیاس میں آسکتا ہے۔

اسلام ان لوگوں کے خلاف جنگ کی ضرور اجازت دیتا ہے جنہوں نے کئی کئی آزمائشوں کے بعد بھی عہد کر کے مسلمانوں پر ظلم و ستم توڑے اور ان کی جائدادیں چھین لیں ان کو اپنے گھروں سے نکال دیا اور وطن سے بے وطن کیا اور پھر بھی حملے کرنے سے باز نہیں آتے تھے مگر اس میں بھی اسلام نہایت رواداری کا مظاہرہ کرتا ہے اور ایسے لوگوں کو موقع دیتا ہے کہ وہ امن کی جگہ چلے جائیں یہ نہیں کہ جہاں اسلامی انقلاب ہو وہاں کے لوگوں کو اسلام قبول کرنے یا اسلام پر قائم رکھنے کے لئے جبر اختیار کرتا ہے جیسا کہ آجکل بعض غلط فہم لوگوں کا خیال ہے۔

اہلِ قلم خدام توجہ فرمائیں

اس سال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوان "گفتگو اور تقریر کے آداب از روئے قرآن مجید" مقرر ہے۔ مضمون کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل ہو۔

مرکز میں بھجوانے کی آخری تاریخ ۳۱ اگست ہے۔ اہلِ قلم خدام مقابلہ میں شریک ہوں۔

(ناظم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تسخیرِ دو عالم

ہر لمحہ مری رُوح جو سرگرمِ سفر ہے
کیا جانئے کس دُور کی منزل پہ نظر ہے

راحت کے تصوّر سے بھی ہر آن گریزاں
دل ہے کہ مصائب کے لئے سینہ سپر ہے

ٹوٹے گا کبھی تو یہ طلسمِ سحر و شام
پرواز میں حائل ہے تو یہ شام و سحر ہے

ہر اہلِ تدبّر نگراں ہے مری جانب
دیوانگیٔ عشق کا یہ طرفہ اثر ہے

تسخیرِ دو عالم مری تقدیر میں لکھ دی
اور مجھ سے یہ پوچھا، تجھے اپنی بھی خبر ہے؟

ہے ذرّۂ ناچیز حریفِ مہ و اختر
ہر جلوۂ خوش رنگ عجب برق اثر ہے

جو لوگ ترستے ہیں بہاروں کو وہ ہیں اور
ہم کو گلۂ تنگیٔ دامانِ نظر ہے

امواجِ سمندر میں یہ تفریق ہے لازم
اک موج کنارا ہے تو اک موج بھنور ہے

کہہ دے تو نسیم آج بتا دوں تری اوقات
تو سنگِ سرِ راہگذر راہگذر ہے

(نسیم سیفی)

تجاویز برائے شوریٰ خدام الاحمدیہ

خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقع پر شوریٰ کا انعقاد ہوگا۔ مجالس مقامی۔ قائدینِ اضلاع۔ قائدین علاقہ سے التماس ہے کہ شوریٰ کے لئے تجاویز بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔ دفتر مرکزیہ میں تجاویز پہنچنے کی آخری تاریخ ۱۰ تبوک ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۰ ستمبر ۱۹۷۰ء ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ایبٹ آباد میں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی

اہم دینی مصروفیات

خطبہ جمعہ اور مجلس علم و عرفان میں حضور کے بصیرت افروز ارشادات۔ انفرادی اور اجتماعی ملاقاتیں

(مکرم یوسف سلیم صاحب ایم۔ اے)

ایبٹ آباد ۱۵ ظہور۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی عام طبیعت اچھی ہے البتہ کبھی کبھی بلڈ پریشر کے گرنے کی وجہ سے ضعف ہو جاتا ہے۔ احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہیں۔

۱۱ر تا ۱۵ر ظہور کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے:۔

مؤرخہ ۱۱ر ظہور (منگل) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ مغرب کی نماز کے بعد احباب میں قریباً نصف گھنٹے تک تشریف فرما رہے۔ مردان کے ایک احمدی دوست سے ملک کی بہتری و بہبودی کیلئے دردمندانہ جد و جہد کرنے اور ملکی سیاست میں دیانتداری، حب الوطنی اور تعمیری اندازِ فکر اختیار کرنے کی ضرورت و اہمیت پر اظہارِ خیال فرماتے رہے۔ ضمناً پاکستان کے بعض کمیونسٹ نواز حلقوں کی طرف سے پُرفریب دعووں اور خوشحالی کے سبز باغ دکھانے کا بھی ذکر ہوا۔ چنانچہ آپ نے ہالینڈ میں انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس کے رومی جج کے ساتھ اپنی گفتگو کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا کمیونزم کا یہ دعویٰ ہے کہ ہر ایک کو اس کی ضرورت کے مطابق دیا جائے مگر یہ اس لحاظ سے ایک مبہم اور الجھا ہوا مسئلہ ہے کہ کمیونزم کے بانی اور بعض چوٹی کے رہنماؤں کی اصل کتابوں میں "ضرورت" کی تعریف کہیں بھی نہیں ملتی۔ مگر اس کے مقابلہ میں اسلام نے ہر فرد کی ضرورتوں کی واضح تعریف اور پھر اس کے حقوق کی صحیح تعیین بڑے ہی حکیمانہ اور حسین پیرایہ میں بیان کی ہے۔ کمیونسٹ ذہن تو اس کا تصور کرنے سے بھی قاصر ہے۔

حضور نے فرمایا کمیونسٹ یہ کہتے نہیں تھکتے کہ ہر ایک آدمی کو اس کی ضرورتوں کے مطابق ملنا چاہیئے مگر وہ یہ نہیں سوچتے کہ آخر کیا وجہ ہے کہ مختلف کمیونسٹ ممالک میں عملاً "ضرورت کی مختلف توجیہات کی وجہ سے یہ دعویٰ صدائے بے ہنگام ثابت ہو رہا ہے چنانچہ بعض ممالک روسی کمیونزم سے علیحدہ بھی ہو چکے ہیں جن میں یوگوسلاویہ پیش پیش ہے۔ آپ نے فرمایا۔ اس کی بڑی وجہ یہی ہے کہ مساوات کا اعلان کر دینا تو آسان ہے مگر اس پر عمل کرنا دشوار ہے۔ یہ شرف صرف اسلام کو حاصل ہے اس نے انسانی مساوات کا دعویٰ کیا اور ساتھ ہی عملاً اسکا مظاہرہ کر کے بھی دکھا دیا۔ سردارانِ مکہ کے کبر و غرور کو حضرت بلال رضؓ کے جھنڈے تلے خاک میں ملا دیا اور پھر جس وقت حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد رضؓ بن ولید کو مصلحتاً معزول کر دیا تو یہ پروانۂ معزولی دیکر حضرت بلال رضؓ ہی کو بھیجا گیا۔ نیز عظیم اسلامی جرنیل نے اپنی جگہ اطاعت و وفا کا حسین مظاہرہ کیا۔

حضور نے فرمایا۔ یہ بڑی عجیب بات ہے کہ ایک طرف انسانیت کی محبت کا اعلان کرتے پھرتے ہیں مگر دوسری طرف انسانیت کی تباہی کے لئے مہلک ترین ہتھیار بنانے کی دوڑ میں شب و روز مشغول ہیں۔ کیا یہ ایٹم بم وغیرہ انسانیت سے محبت اور اس کی بھلائی کے لئے ہیں؟ نہیں، یہ تو ان کی اپنی بڑائی کا اظہار اور شیخی بگھارنے کا ذریعہ اور قوم قوم اور فرد فرد کے درمیان باہمی نفرت اور حقارت پیدا کرنے کا سبب ہیں۔ آپ نے فرمایا اس سے پتہ لگتا ہے کہ انسانیت سے محبت اور معاشرتی خوشحالی کے دعوے کرنے میں یہ قطعاً سچے اور مخلص نہیں ہیں۔

حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے فرمایا افریقہ میں عیسائیت بھی گئی اور محبت اور پیار کا پیغام لیکر گئی مگر پیچھے پیچھے عیسائی ممالک کی فوجیں بھی وہاں پہنچ گئیں اور پھر اس محبت اور پیار کے نام پر لوٹ کھسوٹ کا جو بازار گرم ہوا وہ محتاجِ بیان نہیں۔ آپ نے فرمایا بنی نوع انسان کے دُکھ درد میں شریک ہو کر اس سے حقیقی محبت اور پیار کرنے کا کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے۔ ہمیں گالیاں سُن کر دعا دینی چاہیئے اور نفرت کی بجائے ہمارے دل میں ہمدردی اور محبت کے جذبات ہمیشہ موجزن رہنے چاہئیں کیونکہ ہم اپنے ہی نمونے ہی سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ ہم واقعی دنیا کے حقیقی خیر خواہ اور سچے ہمدرد ہیں۔

اگلے روز بھی حضور ایدہ اللہ مغرب کی نماز کے بعد احباب میں رونق افروز رہے اور دیر تک اپنے کلمات طیبات سے مستفید فرماتے رہے۔ بعض ادویات اور ان کی تاثیرات کے ذکر پر ایک دوست نے عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ نسخہ جات کتابی صورت میں شائع ہو جانے چاہئیں۔ فرمایا یہ اچھا مشورہ ہے۔ اس سلسلہ میں آپ کا بیان بڑا عمدہ اور منفرد ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ فلاں چیز (مثلاً جدوار) کہتی ہے کہ میں یہ یہ ہوں اور مجھ میں یہ یہ خواص پائے جاتے ہیں۔

حضرت اقدس نے خوابوں کے ذکر پر فرمایا۔ خوابوں کے متعلق امت مسلمہ کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ یہ تعبیر طلب ہوتی ہیں اس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ساری خوابیں تقدیر معلق کے ساتھ بندھی ہوتی ہیں کیونکہ ایسے موقعہ پر توبہ و استغفار کرنے اور صدقہ و خیرات دینے سے بالعموم بلا ٹل جاتی ہے۔

حضور نے فرمایا بعض جگہ ہمارے موقف کو درخورِ اعتنا سمجھے بغیر اور بعض قانونی تقاضوں کو پورا کئے بغیر ہمارے خلاف فیصلہ صادر کر دیا جاتا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں مندرجہ خوابوں کی آڑ میں ہماری کتابوں پر پابندی لگا دی جاتی ہے۔ حالانکہ اُمتِ مسلمہ کے بعض بزرگ اولیاء کرامؒ کی بعض بڑی ہی حیران کن خوابوں پر نہ کوئی اعتراض ہوتا ہے اور نہ ایسی کتابوں پر پابندی لگتی ہے۔ اسی سال سے ہمیں گالیاں دی جا رہی ہیں، مگر اس دلآزاری اور گالیوں کے باوجود اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں ترقیات سے نوازتا چلا جا رہا ہے۔ فرمایا ہم اللہ کے بندے ہیں ہمیں اللہ کی ناراضگی سے ڈرنا چاہیئے۔ دنیا کی ناراضگی یا دلآزاری سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ آخر ہم بھی تو اسی آقائے دو عالمؐ کی اُمت سے ہیں جنہیں آپ کے ساتھیوں سمیت مکہ والوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بننے کے علاوہ دو اڑھائی سال تک شعب ابی طالب میں محصور رہ کر ہزاروں مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ پس ہمیں بھی اپنے سید و مولا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کی پیروی میں مخالفتوں کی آندھیوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے بلکہ دنیا کے کونے کونے میں شمع اسلام کو فروزاں کرنے کے لئے قدم آگے ہی آگے بڑھاتے چلے جانا چاہیئے۔

مؤرخہ ۱۳ر ظہور کو بھی حضور ایدہ اللہ نماز مغرب کے بعد تشریف فرما رہے۔ اس موقعہ پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو غلبۂ اسلام کی بے شمار بشارتیں دی ہیں جن میں سے بعض کے پورا ہوتے دیکھ کر جہاں ہم سجدۂ شکر بجا لاتے ہیں وہاں ہمارے دل اس یقین سے بھر جاتے ہیں کہ باقی وعدے بھی اپنے اپنے وقت پر انشاء اللہ ضرور پورے ہوں گے۔

حضور نے فرمایا۔ میرے مغربی افریقہ کے دورہ کے موقعہ پر سیرالیون کے بعض احمدی بچوں کے بڑے ہی پیارے اور معصومانہ تاثرات پر مشتمل مضمون آج ہی میری نظروں سے گزرا ہے۔ ایک بچے نے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے بڑی بے ساختگی سے کہا کہ آپ پاکستان میں کافی رہ چکے ہیں اب ہمارے پاس رہنا شروع کر دیں (مفہوم)

آپ نے فرمایا افریقی اقوام صدیوں سے استعماری طاقتوں کے ظلم و ستم کا نشانہ بن رہی ہیں۔ قدرتی طور پر ان میں بعض خوابیاں جنم لیا کرتی ہیں۔ بعض باتوں میں یہ بڑے تیز ہو گئے مثلاً ان کی تنقیدی نظر بڑی تیز ہے

چنانچہ ایک افریقن عورت نے منصورہ بیگم کے متعلق کہا کہ سفید فام لوگ ہر جگہ سے آتے جاتے رہے ہیں مگر جس شفقت اور پیار کا سلوک حضرت بیگم صاحبہ نے ہم سے کیا ہے ایسا سلوک آج تک کسی نے نہیں کیا۔ فرمایا اس سے پتہ لگتا ہے کہ وہ ہر آنے جانے والے پر کڑی اور تنقیدی نگاہ ڈالتے ہیں۔ مغربی افریقہ میں آپ جن جن علاقوں میں تشریف لے گئے تھے وہاں کی جماعتوں کے اخلاص اور فدائیت کی چیدہ چیدہ مثالیں دینے کے بعد آپ نے فرمایا کہ شروع میں پروگرام مرتب کرتے وقت ہمارے مبلغین نے ضرورت سے زیادہ احتیاط برتی جس کے نتیجہ میں بعض جماعتیں رہ گئیں۔ اُن کی پیاس بھی بجھنی چاہیئے تھی خواہ ہمیں کچے راستوں اور وحشی قبائل کے علاقوں میں سے ہی کیوں نہ گزرنا پڑتا۔

مورخہ ۱۴ ظہور۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ نے نماز جمعہ اپنی قیام گاہ پر پڑھائی۔ اور اپنے گزشتہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی حقیقت اور اس کے تمام تقاضوں کو پورا کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی صفاتِ حسنہ کی حقیقی معرفت اور اسکے وعدوں پر کامل یقین پیدا کرنے کی ضرورت و اہمیت پر بصیرت افروز پیرایہ میں تفصیل سے روشنی ڈالی۔

حضور نے قرآن کریم کی رُو سے ایمان کے مختلف معانی بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ جہاں بھی مطلق ایمان کا لفظ استعمال ہوا ہے اس کا مطلب یہی ہے کہ اس صورت میں ایمان تبھی فائدہ دے سکتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کا باعث بن سکتا ہے جب انسان اس کے تمام تقاضوں کو پورا کرے اور یہ تقاضے پورے نہیں ہو سکتے جب تک اللہ تعالیٰ کی صفات کی حقیقی معرفت حاصل نہ ہو۔ مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے انتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔ یہاں مومن کے لفظ میں پختہ ایمان کے علاوہ اس کے تمام تقاضوں سے عہدہ برآ ہونا مراد ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کی رحمت اور نصرت ملتی ہے۔ صحابہ کرامؓ جو ایمان پر پختگی سے قائم تھے اور اللہ تعالیٰ کی صفات کی معرفت اور اس کے وعدوں پر پوری طرح یقین رکھتے تھے۔ وہ صحرائے عرب سے ایک ایسا سیل رواں بن کر نکلے جس کے سامنے کسریٰ اور قیصر کی زبردست بادشاہتیں خس و خاشاک کی طرح بہہ گئیں۔

حضور نے فرمایا۔ ایمان کے تقاضوں میں سے سرِ فہرست اللہ تعالیٰ پر حقیقی ایمان لانا ہے جو دراصل ایمان کی روح اور اسلام کی جان ہے۔ اللہ تعالیٰ کو ہر حالت میں اور زندگی کے ہر موڑ پر قادر مطلق سمجھنا چاہیئے کسی حالت میں بھی اس سے مایوس نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ مایوسی شرک ہے۔ انسان کی زندگی میں کوئی ایسا لمحہ اور کوئی ایسا موقعہ نہیں آسکتا کہ جس میں اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہ کر سکتا ہو۔ اس کے آگے کوئی چیز انہونی نہیں ہے۔ وہ اپنے قانون قدرت کو اپنے قانونِ خاص میں بدل دینے پر بھی قادر ہے کیونکہ وہ متصرف بالارادہ اور ہر عیب اور کمزوری سے منزہ ہستی ہے۔

ضمناً حضور نے مشرقی پاکستان میں سیلاب کی تباہ کاریوں پر اپنے دلی دُکھ اور تکلیف کا اظہار فرمایا اور اپنے بے خانماں بھائیوں کی اس دردناک مصیبت سے ان کے چھٹکارا پانے کے لئے درد دل سے دعائیں کرنے کی ہدایت فرمائی۔ علاوہ ازیں ان کے لئے زیادہ سے زیادہ مالی امداد دینے اور حکومت ہی کے توسط سے اور اسی کی زیر ہدایت اپنی رضاکارانہ خدمات پیش کرنے کی بھی ہدایت فرمائی۔ بالخصوص احمدی ڈاکٹروں کو فوری طور پر وہاں پہنچنے کا ارشاد فرمایا۔ نیز فرمایا اگر حکومت کو ضرورت پڑی تو ہم باہر سے ادویہ منگوا کر وہاں بھجوانے کا انتظام کر سکتے ہیں۔

حضور نے فرمایا ہمیں اللہ تعالیٰ پر حقیقی ایمان لانا چاہیئے۔ اس کی صفاتِ حسنہ کی کامل معرفت حاصل کرنی چاہیئے اور ہر حال میں راضی بالقضاء اور اس کی حمد کرتے رہنا چاہیئے۔ فرمایا یہ میرا ذاتی مشاہدہ ہے کہ اگر کسی دفعہ ایک فصل ژالہ باری کی نذر ہو جاتی ہے تو اگلی فصل میں اللہ تعالیٰ غیر معمولی برکت رکھ دیتا ہے اسلئے انسان کو اپنی محنت پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیئے کھیتی وہی اُگتی اور پھل لاتی ہے جسے اللہ تعالیٰ اُگاتا اور ثمر بار فرماتا ہے۔

حضور نے فرمایا۔ پس دعا کرنی چاہیئے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اللہ تعالیٰ پر حقیقی ایمان اور اس کی صفات کی کامل معرفت نصیب ہو اور ایمان کے جملہ تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق عطا ہو۔ تاکہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ غلبۂ اسلام کا جو عظیم الشان کام ہمارے سپرد فرمایا ہے ہم اس سے کما حقہٗ عہدہ برآ ہوتے ہوئے دین و دنیا کی نعمتوں اور کامیابیوں سے سرفراز ہوں۔

جمعہ کی نماز میں مقامی جماعت کے علاوہ دُور و نزدیک سے کثیر تعداد میں احباب شامل ہوئے اور اپنے پیارے امام ہمام ایدہ اللہ الودود کی اقتدا میں نماز جمعہ ادا کرنے کی سعادت سے بہرہ ور ہوئے۔ نماز کے دس پندرہ منٹ بعد بارانِ رحمت سے کوہ و دمن جل تھل ہو گئے جس سے یہاں کا موسم پہلے سے بھی زیادہ سہانا اور خوشگوار ہو گیا۔ الحمد للہ

اس روز بھی نماز مغرب کے بعد حضور ایدہ اللہ بنصرہ تھوڑی دیر تک اپنے ملفوظات سے احباب کو مستفید فرماتے رہے۔ حضور نے فرمایا اسلام نے اقتصادیات کا اصل الاصول یہ بیان فرمایا ہے کہ جس کے پاس کچھ نہیں ہے اُسے وہ سب کچھ دیا جائے جو اس کی جسمانی، ذہنی، اخلاقی اور رُوحانی قوتوں کی نشوونما کے لئے ضروری ہے۔ اور جس کے پاس کچھ ہے اس سے زبردستی چھینا نہ جائے۔ اگر اس پر عمل ہونے لگے تو نہ معاشرتی اونچ نیچ کا چرچا رہے اور نہ قابل ذہنوں کا ضیاع ہو۔

قومی ایوارڈز کی تقسیم کے ذکر پر فرمایا۔ اگرچہ اس دفعہ مشرقی پاکستان والوں کو زیادہ انعامات ملے ہیں مگر پھر بھی ان کی دلجوئی اور حوصلہ افزائی کے طور پر اس سے بھی زیادہ انعامات دینے چاہئیں۔

افریقہ میں براڈ کاسٹنگ اسٹیشن لگانے کی ضرورت اور اہمیت کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ مَیں نے اجے بُواوڈے کی ایک احمدی بہن سے جس نے اکیلے پندرہ ہزار پونڈ کی کثیر رقم سے ایک وسیع مسجد تعمیر کروائی ہے کہا تھا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ اس ریڈیو اسٹیشن پر پیسے لگانے کیلئے نائیجیریا کی احمدی تاجر عورتوں سے کہوں تو وہ بڑی خندہ پیشانی سے کہنے لگیں۔ ہم ضرور اس سکیم کا خیر مقدم کریں گی۔ فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں ہم نے افریقہ میں اسلام کی چکی کو چلتے اور اس کی بے شمار برکات اور ثمرات مترتب ہوتے دیکھا ہے۔ ان برکات کا دَور یہاں بھی چلنا چاہیئے ؂

سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ

قارئین کو بذریعہ سابقہ اعلانات معلوم ہو چکا ہوگا کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا سالانہ اجتماع انشاء اللہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ اخاء ۱۳۴۹ ہش مطابق ۱۶، ۱۷، ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۰ء ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ قائدین سے التماس ہے کہ

۱۔ تمام خدام کو اجتماع کی تاریخوں کی اطلاع دیں۔

۲۔ خدام کو کثرت کے ساتھ اجتماع میں شامل ہونے کی تحریک کریں۔

۳۔ خدام کو اجتماع میں ہونے والے علمی اور ورزشی مقابلہ جات کے لئے تیار کرنا شروع کر دیں۔

مختلف امور کے متعلق تفصیلات بذریعہ اعلان و بذریعہ سرکلر مجالس کو عنقریب بھجوانی شروع کر دی جائے گی۔

۴۔ اس اجتماع میں ہر مجلس سے خدام کے زیادہ سے زیادہ تعداد میں نمائندگان کا شامل ہونا لازمی ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

اطفال الاحمدیہ کے کام کی ماہوار رپورٹ مطبوعہ فارم پر آنی ضروری ہے۔ یہ رپورٹ فارم مرکز سے منگوائے جا سکتے ہیں۔ قائدین مجالس اس بات کا اہتمام فرمائیں کہ ہر ماہ شعبۂ اطفال کی رپورٹ مقررہ فارم پر بروقت مرکز میں بھجوا دی جایا کرے۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

19 اگست 1970ء

176

قرآنی پیشگوئیاں

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ایک دائمی ثبوت

(از مکرم انعام الحق صاحب کوثر جامعہ احمدیہ ربوہ)

اب میں ان معترضین سے یہ پوچھتا ہوں کہ کیا اس قسم کی پیشگوئی شائع کرنا انسان کا کام ہو سکتا ہے کیونکہ اوّل جن قوموں پر غلبہ کی پیشگوئی کی گئی وہ نہایت ضعیف تھیں، ان کے بالمقابل دشمن ایسا زبردست اور طاقتور کہ کوئی عقلمند اس کے مغلوب ہونے کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتا تھا دوم غلبہ کی میعاد بھی مقرر کر دی اور پھر حیران کن بات ہے کہ پیشگوئی کے اعلان کے چھ سات سال بعد تک رومی مغلوب رہتے ہیں لیکن یکایک حالات بدل جاتے ہیں اور رومی غالب آ جاتے ہیں اور پھر اگر رومیوں کو میعاد کے اندر غلبہ مل بھی گیا تو کیا ضروری تھا کہ دوسری مغلوب قوم (مسلمان) بھی اپنے زبردست دشمن پر غالب آ جاتی۔ مگر خدا تعالےٰ نے اپنی زبردست قدرت کا کچھ اس طرح ثبوت دیا کہ نہ صرف رومیوں کو غلبہ عطا کیا بلکہ ضعیف مسلمانوں کو بھی قریش پر فتح عطا فرمائی۔

یا پھر کم از کم ایسا ہی کیوں نہ ہوا کہ کاش رومیوں کے غلبہ کے کچھ عرصہ بعد مسلمان غلبہ حاصل کرتے۔ یا رومی ہی مسلمانوں کے غلبہ کے کچھ عرصہ بعد غلبہ حاصل کرتے۔ لیکن ایسا نہ ہوا بلکہ دونوں قوموں کے حالات نے ایک مرتبہ پلٹا کھایا تا قرآن کریم کی پیشگوئی حرف بحرف پوری ہو اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت دنیا پر ظاہر ہو۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں پوری ہونے والی بعض پیشگوئیوں کا ذکر اختصار سے کر دیا گیا۔ اب میں ان پیشگوئیوں کو پیش کرتا ہوں جو آپ کی وفات کے بعد پوری ہوئیں۔

آنحضرتؐ کے وصال کے بعد پوری ہونے والی پیشگوئیاں

قرآن کریم میں جو پیشگوئیاں کی گئی تھیں وہ صرف رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی تک محدود نہ تھیں بلکہ آپ کی وفات کے بعد بھی بے شمار پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں اور آئندہ بھی ہوں گی۔ کیونکہ آپ کی زندگی میں تو کوئی شخص یہ کہہ سکتا تھا کہ انہوں نے پیشگوئیوں کو پورا کرنے کی کوئی سعی کی ہوگی لیکن آپ کی وفات کے بعد پیشگوئیوں کے خود بخود پورا ہو جانے پر کوئی شخص قرآن کریم کے منجانب اللہ ہونے پر اعتراض نہیں کر سکتا تھا۔ نیز یہ پیشگوئیاں صرف مکہ یا مدینہ تک محدود نہ تھیں بلکہ دنیا کے تمام اطراف میں ان کا ظہور ہونا تھا تا تمام دنیا قرآن کریم کی صداقت کا مشاہدہ کرے۔ فرمایا

سَنُرِيهِمْ آيَاتِنَا فِي الْآفَاقِ وَفِي أَنْفُسِهِمْ حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُ الْحَقُّ (حٰم السجدۃ آیت ۵۴)

ہم ان لوگوں کو اطراف عالم میں بھی ضرور اپنے نشان دکھائیں گے اور خود ان کی جانوں (اور خاندانوں) میں بھی یہاں تک کہ یہ (امر) ان کے لئے بالکل ظاہر ہو جائے گا کہ یہ (قرآن) حق ہے۔

چنانچہ جب دشمنان اسلام اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہے تھے اس وقت نہ صرف یہ خبر دی کہ وہ اپنے بد ارادہ میں ناکام رہیں گے۔ بلکہ بتلایا کہ اسلام بڑھے گا۔ پھولے گا اور پھلے گا۔ نیز یہ کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا چکیں گے تو اللہ تعالےٰ ان کے جانشین مقرر فرمائے گا اور اس طرح اسلام کو استحکام بخشے گا۔

فرمایا:۔

"وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ۔

(النور رکوع ۷ آیت ۵۶)

اللہ نے تم میں سے ایمان لانے والوں اور مناسب حال عمل کرنے والوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنا دے گا جس طرح ان سے پہلے لوگوں کو خلیفہ بنا دیا تھا۔

پھر مسیح پاک علیہ السلام کی آمد سے بعض پیشگوئیاں متعلق تھیں جو آپ کے آنے پر پوری ہوئیں مثلاً

وَإِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ أَخْرَجْنَا لَهُمْ دَابَّةً مِنَ الْأَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ أَنَّ النَّاسَ كَانُوا بِآيَاتِنَا لَا يُوقِنُونَ

(النمل آیت ۸۳)

یعنی جب مسیح وقت آسمانی نشانوں کے ان پر اتمام حجت کر چکے گا تو ہم ایک ایسا کیڑا نکالیں گے جو انہیں کاٹے گا۔ اور یہ ایک قسم کا عذاب ہوگا۔

"دابۃ" سے مراد طاعون کا کیڑا تھا چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں طاعون کی بیماری پھیلی جس کی خبر مسیح پاک نے پہلے ہی دے دی تھی۔ اس بیماری سے لاکھوں انسان ہلاک ہوئے اور لاکھوں نے احمدیت کو قبول کیا۔ اس طرح یہ مسیح موعود کی صداقت کا نشان بنا۔

اس کے علاوہ بعض سورتوں میں مسیح موعود کی آمد کے وقت کے حالات بطور پیشگوئی بیان فرمائے مثلاً سورۃ الرحمان میں فرمایا:۔

"مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ"

کہ اس وقت بحیرۂ احمر اور بحیرۂ روم مل جائیں گے اور ان کے درمیان سے روک اٹھا دی جائے گی۔ چنانچہ مسیح پاک علیہ السلام کے وقت میں نہر سویز کے نکل آنے سے یہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ آیت "وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ كَالْأَعْلَامِ" میں یہ پیشگوئی فرمائی کہ ان دونوں سمندروں کے ملنے کا نتیجہ یا ذریعہ جہازوں کی فراوانی ہوگی۔ "كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ" میں مشرقی اور مغربی اقوام کے متضاد خیالات کا جواب دیا گیا یعنی ایک قوم یہ سمجھ رہی ہوگی کہ ہماری ہلاکت یقینی ہے۔ ترقی کی کوئی صورت نہیں۔ دوسری قوم یہ خیال کر رہی ہوگی کہ ہم کبھی فنا نہیں ہو سکتے چنانچہ پہلی قوم کو بتلایا کہ گھبرانے کی ضرورت نہیں فنا تو ہر ایک ساتھ لگی ہے اور دوسری قوم کو سمجھایا کہ غرور مت کرو۔ ہر ایک نے فنا ہونا ہے۔ آگے چل کر پیشگوئی فرمائی "يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِنْ نَارٍ وَنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرَانِ" اس میں توپوں اور بموں کے بن جانے کی پیشگوئی فرمائی تھی۔ کیونکہ یہ نقشہ بالکل توپوں کے چلنے اور بموں کے پھٹنے کا ہے۔ جس میں سے پہلے شعلہ نکلتا ہے اور بعد میں دھواں۔ اگلی آیت میں فرمایا "وَانْشَقَّتِ السَّمَاءُ فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ" کہ وہ اتنے سخت دن ہوں گے کہ آسمان بھی سرخ ہو جائے گا۔ اس میں نیپام بم کی طرف اشارہ ہے جو حال ہی میں ایجاد ہوا ہے۔ چنانچہ اسرائیل اور عرب کی حالیہ جنگ میں اس کے استعمال نے قرآنی پیشگوئی کی صداقت پر مہر ثبت کر دی اور یہ ایک ایسی واضح اور عظیم الشان پیشگوئی ہے کہ کوئی بھی منصف اور غیر متعصب انسان اس پر اطلاع پانے کے بعد قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے میں شک نہیں کر سکتا۔

اسی طرح سورۃ التکویر میں بھی خدا تعالےٰ نے آخری زمانہ یعنی مسیح کے وقت کے بارہ میں پیشگوئیاں فرمائی تھیں کہ اس زمانہ میں اس قسم کے حالات پیدا ہوں گے اور یہ حالات قبل از وقوع اس لئے بتائے گئے تا یہ قرآن کی صداقت۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت اور مسیح موعود کی صداقت کے نشان ہوں۔

چنانچہ اس صورت میں فرمایا "اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ" جب سورج کو لپیٹا جا دے گا یعنی سورج چھپ جائے گا اور فسق و فجور کی تاریکی دنیا پر چھا جائے گی علاوہ ازیں اس میں اسلامی سلطنتوں کے زوال کی طرف بھی اشارہ فرمایا۔ پھر فرمایا "اِذَا النُّجُومُ انْكَدَرَتْ" جب ستارے دھندلا جائیں گے۔ یعنی علماء میں حقائق کی روشنی باقی نہیں رہے گی "وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ" کہہ کر یہ پیشگوئی فرمائی کہ آخری زمانہ میں پہاڑ اڑائے جائیں گے۔ یعنی بڑی بڑی سلطنتیں جو پہاڑوں کی طرح ہوں گی تباہ و برباد ہوں گی یا یہ کہ بڑے بڑے انسان تباہ ہوں گے۔ مثلاً زار روس۔ ہٹلر وغیرہ۔ "اِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ" میں سواری اور باربرداری کے نئے ذرائع ایجاد ہونے کی طرف اشارہ فرمایا تھا کہ جن سے اونٹنیاں بیکار ہو کر رہ جائیں گی۔

باقی

6 — 19 اگست 1970

سورہ بقرہ کی ابتدائی ستر آیات یاد کرنے والی خواتین و ناصرات

(از حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی)

گذشتہ اعلان کے بعد جن مقامات سے آیات یاد کرنے کی اطلاع موصول ہوئی ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ اب آیات یاد کرنے والی خواتین کی تعداد ۵۲۸۳ اور ناصرات کی تعداد ۲۴۸۳ ہو گئی ہے

لجنہ اماء اللہ گولیکی	۱۶	لجنہ اماء اللہ رسولنگر	۶
" " ربوہ	۲	" " راہ والی	۱۱
		میزان کل	۱۶۳
" " مونگ	۱	ناصرات الاحمدیہ مونگ	۱
" " ڈیرہ غازیخان	۴	" " ڈیرہ غازیخان	۵
" " گلگت	۱	" " ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱
" " ٹوبہ ٹیک سنگھ	۱۱	" " نوکوٹ	۲
" " سانگھڑ	۵	" " سانگھڑ	۲
" " کوئٹہ	۴	" " کوئٹہ	۱
" " وزیر آباد	۴	" " روڈہ ضلع سرگودھا	۱۸
" " پالیمور	۶	" " چوہڑکانہ منڈی	۵
" " چوہڑکانہ منڈی	۱۸	" " راولپنڈی	۳
" " چوکنانوالی	۱۸	" " احمد نگر	۴
" " بہاولپور	۱	" " عمر آباد	۲
" " کھاریاں	۱	چھوٹیک ۱۱۷	۱۸
" " احمد نگر	۴		۶۲
" " عمر آباد	۱۳	لجنہ اماء کی گذشتہ تعداد	۵۱۲۰
" " چھوٹیک ۱۱۷	۳۵	" " موجودہ تعداد	۱۶۳
" " چک سکندر	۲	ناصرات الاحمدیہ کی گذشتہ تعداد	۲۴۳۱
		" " موجودہ تعداد	۶۲
		لجنہ اور ناصرات کی کل تعداد	۷۷۶۶

ضروری اعلان بابت ہدایات سالانہ اجتماع

معلومات دینیہ کے نصاب "حصہ قرآن مجید" کے پہلے حصہ میں سورۃ الرحمٰن ساری باترجمہ زبانی یاد کرنی تھی۔

بہنوں کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ اس سورۃ کا صرف پہلا رکوع باترجمہ حفظ کریں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

۷۔ میرے میاں مرزا عبدالحق صاحب جو عرصہ سے ٹی۔ بی کی مرض میں مبتلا ہیں آج کل زیادہ تکلیف میں ہیں۔ میں اپنے تمام مہربان بھائیوں اور بہنوں سے ان کی صحت کے لئے درخواست دعا کرتی ہوں۔ نیز دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ میری مشکلات دور فرمائے۔ (سارہ بیگم ۷ کریم پارک راوی روڈ لاہور)

۸۔ میری بھابی جان چند روز سے ہسپتال میں داخل ہے۔ ڈاکٹروں نے ان کے سینے میں کینسر بتایا ہے اور عنقریب اپریشن ہوگا۔ سب بہن بھائیوں سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ خدا تعالیٰ ان کا اپریشن کامیاب کرے اور صحت کاملہ سے نوازے۔ نیز عاجزہ نے امسال بی اے کا امتحان دیا ہے۔ نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سعیدہ خانم نعیمہ

اعلان امتحان لجنات اماء اللہ معیار اول و معیار دوم

تمام لجنات کی اطلاع کے لئے تحریر ہے کہ سال رواں کا دوسرا امتحان ماہ اکتوبر ۱۹۷۰ء کے پہلے ہفتہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ ہر دو معیاروں کا نصاب درج ذیل ہے۔ ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔

معیار اول (۱) سورۃ فاتحہ کی تفسیر صفحہ ۱۰۱ سے ۲۰۰ صفحہ تک
از حضرت مسیح موعود علیہ السلام
(۲) دعائیں اور اسمائے الٰہی مطابق معیار دوم

معیار دوم (۱) قرآن مجید پارہ نمبر ۱۴ باترجمہ
(۲) کتاب برکات الدعا
از حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مندرجہ ذیل دعائیں

الف۔ مشکلات دور ہونے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَاءِ وَدَرْکِ الشِّقَاءِ وَسُوْءِ الْقَضَاءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَاءِ

(ترجمہ) اے اللہ تعالیٰ میں تیری پناہ چاہتا ہوں تکلیف کی بلا سے اور بدبختی کے آنے سے برے فیصلہ سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے۔

(ب) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ تعالیٰ میں تجھ سے تیری محبت مانگتا ہوں۔ اور اس کی محبت جو تجھ سے محبت کرے اور ایسا عمل جو تیری محبت تک پہنچا دے۔

(ج) پہلے امتحان کے علاوہ مزید ۲۵ نام (اسمائے الٰہی) باترجمہ

(سیکرٹری تعلیم لجنہ مرکزیہ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے بڑے بھائی مکرم ملک ظہیر الدین صاحب مورخہ ۱۲/۷/۷۰ عازم جرمنی ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں خیریت سے منزل مقصود پر پہنچائے۔ آمین (وحید احمد ملک لاہور)

۲۔ خاکسار کی والدہ محترمہ کے دائیں ہاتھ پر کچھ نکلا ہوا ہے۔ جس کی وجہ شدید بیمار اور تکلیف میں مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد کامل صحت عطا فرما دے۔ آمین۔
(میر عبدالرشید تبسم مربی سلسلہ ضلع بہاولنگر)

۳۔ میرے چھوٹے بھائی عزیزم ملک ناصر احمد صاحب اور میرے بھانجے عزیزم ملک عبدالواحد صاحب و عزیزم ملک عبدالباسط صاحب امسال ایم اے پارٹ اول اور ایم اے فائنل میں شامل ہو رہے ہیں۔ احباب جماعت سے نمایاں کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (ملک سعید احمد صاحب بھریا روڈ ضلع نوشہرہ)

۴۔ مکرمی ملک محمد صدیق صاحب اسٹیشن ماسٹر آجکل ایک پریشانی سے دوچار ہیں پریشانی سے جلد نجات کے لئے مؤدبانہ درخواست دعا ہے۔
شیخ محبوب الٰہی۔ بھاٹی گیٹ۔ لاہور

۵۔ میری اہلیہ بڑی دیر سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(سعد الدین علمدار حسین اسلامیہ کالج۔ ملتان)

۶۔ خاکسار کے ایک دوست مکرم مرزا محمد سرور صاحب آف چیچہ وطنی ٹی بی کے مریض ہیں۔ اسی طرح ایک اور دوست ڈاکٹر خلیل الرحمان صاحب آف ملتان بھی بیمار ہیں دونوں احباب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔ (عمر حیات ۵/۳ ضلع لاہور)

فہرست عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۱۶ر جون تا ۱۷ر جولائی ۱۹۷۰ء

احباب تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی برکتوں اور رحمتوں سے نوازے۔ (ڈاکٹر مرزا منور احمد)

(۱) حکیم فضل محمد صاحب پبی ضلع پشاور	۱۰—۰۰
(۲) ڈاکٹر منیر احمد صاحب "	۱۰—۰۰
(۳) چوہدری احمد علی خان صاحب موضع نیل کوٹ ضلع ملتان	۱۰۰—۰۰
(۴) قریشی عبدالسمیع صاحب اسلامیہ پارک لاہور	۱۰—۰۰
(۵) زکیہ خاتون صاحبہ کراچی	۲۱—۰۰
(۶) ڈاکٹر مظہر الحق صاحب "	۵۰—۰۰
(۷) ملک سعید احمد صاحب "	۱۰—۰۰
(۸) اہلیہ صاحبہ مبارک احمد صاحب مصری شاہ لاہور	۱۰—۰۰
(۹) نصیر احمد صاحب نسیم راولپنڈی	۱۰—۰۰
(۱۰) محترمہ امۃ الحی صاحبہ "	۲۰—۰۰
(۱۱) خرم شیر ولد ٹی ڈی احمد صاحب "	۱۵—۰۰
(۱۲) سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ لاہور چھاؤنی	۱۰—۰۰
(۱۳) " " " از احباب جماعت سیالکوٹ شہر	۴۷—۰۰
(۱۴) " " " " چٹاگانگ	۴۱—۰۰
(۱۵) " " " " گوجرہ	۱۲—۰۰
(۱۶) " " " " سلطانپورہ لاہور	۲۱—۲۵
(۱۷) " " " " منڈی بہاؤ الدین	۲۰—۰۰
(۱۸) اہلیہ صاحبہ خلیفہ عبدالرحمٰن صاحب کوئٹہ	۱۵—۰۰
(۱۹) حکیم کرم الٰہی صاحب "	۱۰—۰۰
(۲۰) سیکرٹری صاحب مال از احباب جماعت احمدیہ اوکاڑہ	۲۱—۰۰
(۲۱) چانن دین صاحب چوہدری دوالمیال ضلع جہلم	۲۴۸—۰۰

دعائے مغفرت

۱- محترم دین محمد صاحب ساکن پیرو شاہ نزد قادیان حال چک ۳۵۴ قادر آباد نزد گوجرہ ضلع لائلپور ایک ماہ بیمار رہ کر ۷ر ۸ کو صبح پونے دس بجے قضائے الٰہی سے وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپکو ۸ر ۸ کو صبح نو بجے قادر آباد میں سپرد خاک کیا گیا۔

مرحوم و مغفور نے اپنے پیچھے ایک بیوہ، ایک لڑکی اور چار لڑکے چھوڑے ہیں۔ مرحوم نہایت ہی نیک دل اور مخلص احمدی تھے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم و مغفور کو محض اپنے فضل اور رحم کے ساتھ اپنے قرب میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے نیز ہمیں ان کی نیک سیرت کو اپنانے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(مشتاق احمد پسر دین محمد صاحب مرحوم)

۲- خاکسار کے نانا جان مکرم محترم ملک محمد حیات صاحب بھیروی مورخہ یکم اگست ۱۹۷۰ء بعمر ۱۰۸ سال صرف ایک یوم بیمار رہ کر راولپنڈی میں جہاں آپ اپنے بیٹے کیپٹن ملک محمد اسحاق صاحب کے پاس مقیم تھے اپنے مالک حقیقی سے جا ملے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آپ دعا گو تہجد گزار اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے محبت رکھنے والے تھے۔ آپ نے اپنے پیچھے چار لڑکیاں اور ایک لڑکا اور بہت سے نواسے نواسیاں اور پوتے پوتیاں چھوڑی ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار مکرم میاں سلام احمد صاحب بھیروی بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور ۳۱۳ صحابہ کی فہرست میں ان کا نام ۳۰۵ نمبر پر درج ہے۔ آپ کی نماز جنازہ اسی دن شام کو مکرم ملک عبدالغنی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی نے پڑھائی اور وہیں آپ کو سپرد خاک کیا گیا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔ (شیخ بشیر احمد راولپنڈی)

اعلان دار القضاء

مکرم قاضی عبدالسلام صاحب بھٹی محلہ دار الصدر شمالی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میری اہلیہ مبارکہ بیگم صاحبہ بتاریخ ۲ر ۱۲ وفات پا گئی ہیں۔ مرحومہ نے مندرجہ ذیل ترکہ چھوڑا ہے (۱) نصف حصہ مکان واقع دار الصدر شمالی قطعہ ۳ر ۱ مالیتی ۱۲۵۰۰/- (۲) زیورات طلائی ۸ر ۱ تولہ مالیتی ۱۲۰۰/- روپے (۳) نقد ۱۸۰۵/- روپے۔ مرحومہ کے میرے علاوہ مندرجہ ذیل ورثاء ہیں۔

۱- ناصر احمد بھٹی (۲) رشید احمد صاحب طاہر بھٹی پسران (۳) صفیہ بیگم صاحبہ ۴- امۃ الرشید بیگم صاحبہ (۵) امۃ الحمید بیگم صاحبہ (۶) بشریٰ صادقہ صاحبہ (۷) بشریٰ ممتاز صاحبہ (۸) امۃ الباسط صاحبہ (۹) امۃ الکریم صاحبہ دختران مرحومہ

لہٰذا استدعا ہے کہ اس ترکہ کو مرحومہ کے مندرجہ بالا ورثاء میں از روئے شریعت تقسیم کرنے کا فیصلہ فرمائیں۔ نیز یہ کہ سات بہنیں اس بات پر رضامند ہیں کہ ان کا حصہ مکان ان کے دونوں بھائیوں کے نام منتقل کر دیا جائے۔ نیز نقدی اور زیورات حسب شرعیت تمام ورثاء میں تقسیم کی جائے۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

ناظم دار القضاء ربوہ

اطفال الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع

امسال اطفال الاحمدیہ کا سالانہ مرکزی اجتماع مورخہ ۱۶-۱۷-۱۸ر اکتوبر ۱۹۷۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

قائدین مجالس کا فرض ہے کہ وہ جملہ اطفال کو ان تاریخوں سے آگاہ کر دیں اور ابھی سے اجتماع میں شمولیت کی تیاری شروع کروا دیں۔ یہ اجتماع دینی اور اخلاقی تربیت کا ایک سنہری موقع ہے اطفال کو کثرت کے ساتھ اس میں شامل ہونا چاہیئے۔ تفصیلی ہدایات عنقریب جاری کر دی جائیں گی۔

(مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

اعلان

عوام الناس کی اطلاع کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ نیلامی ٹھیکہ محصول چونگی ٹاؤن کمیٹی ربوہ جو کہ مورخہ ۸ر ۱۲ کو ہونا قرار پائی تھی۔ دوبارہ نیلامی محصول چونگی مورخہ ۲۰ر ۸ر ۲۲ بوقت ۶ بجے شام ہوگی۔ خواہشمند حضرات موقع سے فائدہ اٹھائیں۔

المشتہر
چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ

ھو الشافی
چار خوراکی اکسیریں
Four-dose cures

بواسیر — میشلا — پائلز کیور
دردِ دل — کیلئے — پلپٹیشن کیور
دمہ — کیلئے — اسٹھما کیور
پرانے سر درد — کیلئے — ہیڈ ایک کیور
ناسور — کیلئے — فسٹولا کیور وغیرہ

بفضلہ تعالیٰ ہومیوپیتھک دنیا میں ہماری ایجاد اور خصوصیت ہیں جنہیں ملک کی ایلوپیتھک مارکیٹ بھی بڑی تیزی سے قبول کر رہی ہے۔ طبی جعلی نقلی دوا سے بچنے کے لئے ہماری ادویات کے نام یاد رکھیں اور ادارے کا لیبل بھی ملاحظہ فرمائیں

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ ۲۵ کمرشل بلڈنگ مال لاہور

تقسیم کنندگان:- ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار ربوہ

ہفتہ تحریکِ جدید (وصولی) مجلس خدام الاحمدیہ

از یکم ستمبر تا ۷ ستمبر ۱۹۷۰ء

شعبہ تحریک جدید مرکزیہ کے زیرِ اہتمام تمام مجالس ہائے خدام الاحمدیہ یکم ستمبر سے سات ستمبر ۱۹۷۰ء تک **ہفتہ تحریک جدید** وصولی منا رہی ہیں۔ تمام مجالس خدام الاحمدیہ کے قائدین کرام اور دوسرے عہدیداران سے استدعا ہے کہ ان ایام میں تحریک جدید کی سو فیصد وصولی کے لئے باقاعدہ ایک پروگرام کے تحت پوری جد و جہد کے ساتھ اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں۔ بڑی مجالس کے لئے مناسب ہو گا کہ مختلف حلقہ جات کی ترتیب سے وفود تشکیل دے کر وصولی کے لئے دورے کئے جائیں۔ ہر خادم سے ذاتی رابطہ پیدا کر کے اس ہفتہ کے مقاصد میں انشاء اللہ نمایاں کامیابی حاصل ہو گی۔ یہاں تمام عہدیدارانِ مجالس اور جملہ خدام کی توجہ مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید انجمن احمدیہ کے حالیہ اعلان کی طرف مبذول کرانا مناسب ہے جس کے مطابق تحریک جدید کے سالِ رواں کے پہلے نو ماہ گزر جانے کے بعد ۳۱ جولائی تک کل متوقع آمد مبلغ چھ لاکھ دس ہزار میں سے وصولی صرف دو لاکھ ستر ہزار ہوئی ہے جس کا مطلب یہ ہوا کہ سال کے بقیہ تین ماہ میں ۳ لاکھ ۴۰ ہزار کا چندہ قابلِ وصول ہے۔ دوسرے لفظوں میں مالی سال کا بقیہ عرصہ صرف ۲۰ فیصد رہ گیا ہے جس میں پچاس فیصد سے زائد وصولی کرنا ہے۔ ان حقائق کو پیشِ نظر رکھ کر تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو تحریکِ جدید کے ہفتہ وصولی کو کامیاب بنانے کے لئے بھرپور انداز میں جد و جہد کرنا ہو گی۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

تمام خدام سے بھی انفرادی طور پر درخواست ہے کہ وہ اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کی خاطر اپنی طرف سے دستِ تعاون بڑھائیں خود عہدیداران تک پہنچیں اور تحریک جدید کے چندہ کی ادائیگی اپنے وعدوں کے مطابق فرما کر خدا تعالیٰ کی رضا کے وارث بنیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(مہتمم تحریکِ جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

واقفِ زندگی طلباء کا جامعہ احمدیہ میں داخلہ

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز ۸ تبوک ۱۳۴۹ ہش مطابق ۸ ستمبر ۱۹۷۰ء بروز منگل ۸ بجے صبح دفتر وکالتِ دیوان تحریک جدید میں لیا جائے گا۔ داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف۔ بی۔ اے اور ایم۔ اے پاس نوجوان بھی رکھے جاتے ہیں۔

ایسے نوجوان جنہوں نے اپنی زندگی وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمتِ سلسلہ کے خواہش مند ہیں فوری طور پر اپنے مکمل ایڈریس سے وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

مکرم مرزا عبدالحمید بیگ صاحب مرحوم کی نعش مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دی گئی

صدر انجمن احمدیہ کے دیرینہ اور مخلص کارکن مکرم مرزا عبدالحمید بیگ صاحب مرحوم کی نعش ۱۴ اگست کی شام کو چھ بجے مقبرہ بہشتی ربوہ میں سپردِ خاک کر دی گئی۔ مرزا صاحب مرحوم نے مورخہ ۵ ظہور بمطابق ۵ اگست ۱۹۷۰ء شام ساڑھے چار بجے لندن میں مختصر علالت کے بعد بعمر ۷۰ سال وفات پائی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ کا جنازہ لندن سے آپ کے فرزند مکرم مرزا عبدالوحید صاحب بذریعہ ہوائی جہاز ربوہ لائے جہاں مورخہ ۱۴ ظہور کو نماز عصر کے بعد محترم امیر صاحب مقامی کی زیرِ ہدایت محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب فاضل ناظر اصلاح وارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی جس میں افرادِ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور اہالیانِ ربوہ کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ بعد ازاں جنازہ بہشتی مقبرہ میں سپردِ خاک کیا گیا۔

قبر تیار ہونے پر حضرت صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی۔ مرزا صاحب مرحوم قادیان کے مغل برلاس خاندان کے چشم و چراغ تھے۔ آپ ۱۹۰۱ء میں محترم مرزا غلام محمد صاحب مرحوم کے ہاں قادیان میں پیدا ہوئے۔ اور وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ۱۹۱۷ء میں باقاعدہ ملازمت کا آغاز کیا۔

آپ کو قادیان کے قدیمی رسائل تشحیذ الاذہان۔ ریویو آف ریلیجنز (اردو)۔ الفضل اور مصباح کے اوّلین کارکن ہونے کا اعزاز حاصل ہوا جہاں آپ نے حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل مرحوم کی زیرِ نگرانی کم و بیش اکیس سال تک کام کیا۔ ازاں بعد ۱۹۳۸ء میں نظارت بیت المال میں تبدیل ہوئے جہاں قریباً اٹھائیس سال تک مفوضہ فرائض محنت و خلوص سے سرانجام دینے کے بعد ۱۹۶۶ء میں پنشن یاب ہو گئے۔ چند ماہ آپ کو دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں بھی کام کرنے کا موقع ملا۔ اس طرح آپ کو پچاس سال تک سلسلہ کی خدمت کرنے کا موقع ملا۔

آپ کو گزشتہ سال بندش پیشاب کا عارضہ ہو گیا تھا۔ کچھ عرصہ فضل عمر ہسپتال میں زیرِ علاج رہے بعد ازاں میو ہسپتال لاہور میں بھی قریباً ایک ماہ تک زیرِ علاج رہے۔ وہاں آپ کا اپریشن بھی ہوا جس سے صحت یاب ہو کر ربوہ تشریف لے آئے۔ ۱۴ جنوری ۱۹۷۰ء کو آپ مزید علاج کی غرض سے اپنے بڑے بیٹوں مرزا عبدالشکور صاحب اور مرزا عبدالوحید صاحب کے پاس لندن چلے گئے۔ وہاں آپ کی تین شادی شدہ بیٹیاں بھی ہیں۔ علاج کے بعد آپ صحتیاب ہو گئے تھے مگر وفات سے چند روز قبل ریڑھ کی ہڈی میں شدید درد اٹھنے سے پھر بیمار ہو گئے۔ اور یہی درد بالآخر آپ کے لئے جان لیوا ثابت ہوا۔ اور آپ مورخہ ۵ ظہور ۱۳۴۹ ہش کو شام ساڑھے چار بجے اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم نیک، مرنجان مرنج، محنتی اور فرض شناس کارکن تھے۔ مرحوم نے ایک بیوہ، چار بیٹے ۶ بیٹیاں اور ۱۴ پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ دو بیٹے مرزا عبدالرشید صاحب اور مرزا عبدالباسط صاحب اور تین بیٹیاں ربوہ میں زیرِ تعلیم ہیں۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرزا صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں بلند درجات عطا فرمائے اور ان کی اہلیہ اور اولاد کا ہر آن حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ضرورت

الفضل میں دو کاتبوں کی ضرورت ہے جو کہ خوش نویس بھی ہوں اور زود نویس بھی۔

مرکز میں رہنے کے خواہش مند احباب اپنی درخواست اپنے حلقہ کے امیر صاحب یا صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مینیجر الفضل کو بھجوا دیں۔ معاوضہ معقول دیا جائے گا۔

(مینیجر الفضل ربوہ)

درخواستِ دعا

میرے والد مکرم فیض محمد صادق صاحب عرصہ سے پیٹ کی بیماری میں مبتلا ہیں یہ بیماری دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(منور احمد لاہور)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴